BankIslami

اسلامی بینکاری کا تعارف

بینک اسلامی

کے ساتھ

I am Saving
Humanity
From Riba
BankIslami

اسلامی بینکاری کا تعارف

بینک اسلامی

کے ساتھ

پیشکش

شریعہ ڈپارٹمنٹ، بینک اسلامی پاکستان لمیٹڈ

یہ کتابچہ بینک اسلامی کے شریعہ ڈپارٹمنٹ کی جانب سے پیش کیا جارہا ہے۔اس کتابچہ کی تیاری کا مقصد عوام میں اسلامی بینکاری کی آگاہی بڑھانا ہے۔اس کتابچے پر نظرثانی کرلی گئی ہے پھر بھی اگر قارئین کوئی عبارت کی غلطی، حوالے میں غلطی پائیں تو ہمیں دیے گئے ای میل ایڈریس پر ضرور مطلع فرمائیں تاکہ اگلے ایڈیشن میں اس کی تصحیح کرلی جائے۔

شکریہ

Deen.connect@bankislami.com.pk

پہلا ایڈیشن 2021

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدُ للهِ ربِّ العالمينَ، والصَّلاةُ والسَّلامُ على أشرفِ الأنبيَاء والمُرسلينَ،
وعلى آلهِ وأصحابِه أجمَعينَ، وبعدُ

پیش لفظ

ہمارا دین اسلام ایک جامع اور مکمل دین ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اسلام زندگی کے ہر شعبے سے متعلق ہدایات /راہنمائی فراہم کرتا ہے۔ یہ ہدایات عبادات کے ساتھ ساتھ زندگی کے دیگر شعبوں سے متعلق بھی ہیں جن میں عقائد، معاملات، معاشرت اور اخلاقیات شامل ہیں۔ اسلام کے ان تمام احکامات پر عمل کرنا دین کا اہم تقاضا ہے اور ان پر عمل پیرا ہو کر ہی ہم ایک کامل مسلمان بن سکتے ہیں۔ زندگی کے شعبوں میں سے اہم شعبہ معیشت ومالیات کے بارے میں بھی دین کی تعلیمات بڑی رہنمائی فراہم کرتی ہیں۔ موجودہ دور میں بینکاری کے اسلامی متبادل یعنی اسلامی بینکاری میں اسلام کی ہدایات کو پورا کرتے ہوئے بینکاری کی خدمات فراہم کی جاتی ہیں۔ عوامی سطح پر اسلامی بینکاری کے بارے میں آگاہی بڑھانے کے لیے یہ کتابچہ پیش کیا جارہا ہے۔

بینک اسلامی اسلامی بینکاری کی خدمات فراہم کرنے والا ایک نمایاں ادارہ ہے۔ اس کی کوشش ہے کہ اسلامی بینکاری کی عوامی سطح پر آگاہی پیدا ہو۔ اسی سلسلے کی ایک کاوش پیشِ نظر کتابچہ "اسلامی بینکاری کا تعارف: بینک اسلامی کے ساتھ" ہے۔ اس کتابچے میں بینک کی عمومی خدمات کا تعارف، اسلامی بینکاری کی ضرورت واہمیت، اسلامی بینکاری اور روایتی بینکاری میں فرق، اسلامی بینکاری کی خدمات اور عمومی طور پر پوچھے جانے والے سوالات کے جوابات وغیرہ جیسے موضوعات کو آسان زبان اور انداز میں بتایا گیا ہے۔

مجھے امید ہے کہ یہ کتابچہ اسلامی بینکاری کی ابتدائی آگاہی کے لیے مفید ثابت ہوگا۔ آپ حضرات سے گزارش ہے کہ آپ اپنی قیمتی تجاویز اور آراء سے آگاہ کرتے رہیں۔ آپ کی تجاویز اور مشورے اس کوشش کو مزید بہتر بنانے میں اہم کردار ادا کریں گے اور ان کی روشنی میں اگلے ایڈیشن میں بہتری لائی جاسکے گی۔

اللہ تعالیٰ اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے، نافع بنائے اور سود کے خاتمے کا ذریعہ بنائے۔

مفتی ارشاد احمد اعجاز

سربراہ مجلسِ امورِ شریعہ

بینک اسلامی پاکستان

فہرست

سود کی ممانعت اور اسلامی بینکاری کی ضرورت: 6

اسلام، ایک مکمل ضابطہ حیات: 6

مالی معاملات کی اہمیت: 6

بینک: 7

بینک کی ضرورت واہمیت: 7

1. مال کی حفاظت: 7
2. سرمایہ کاری: 7
3. صارفین کی مالی ضروریات پورا کرنے کی سہولت: 7
4. کاروبار چلانے کے لیے مالی ضروریات کی فراہمی: 8

اسلامی بینکاری کی ضرورت: 8

سود(Interest)؛روایتی بینکاری کے حرام ہونے کی وجہ: 9

سود(Interest) کی حرمت قرآن پاک کی آیات کی روشنی میں: 9

سود(Interest) کی حرمت احادیث کی روشنی میں: 10

اسلامی بینک: 10

اسلامی بینک کی خصوصیات: 10

اسلامی اور روایتی بینکاری میں فرق: 11

اسلامی بینکاری کا خاکہ(Islamic Banking Model): 11

1: صارفین سے سرمائے کا حصول(Deposit Side): 12

2: صارفین کو تمویل(Asset Side): 12

اسلامی بینکاری میں ڈپازٹ کے طریقے: 12

قرض: 12

مضاربہ: 13

مضاربہ کے اصول: 13
بینک کے ڈپازٹرز کے ساتھ مضاربہ: 13
اسلامی بینکوں میں مضاربہ کا طریقہ: 14
اسلامی بینکاری میں تمویل (فائنانسنگ) کے طریقے: 14
شراکت داری: 14
شرکت الملک کے اصول: 15
شرکت العقد کے اصول: 15
شرکت متناقصہ (Diminishing Musharakah): 15
شرکتِ متناقصہ کا استعمال: 16
رِننگ مشارکہ: 16
رِننگ مشارکہ کا استعمال: 16
کرایہ داری: 16
اجارہ: 16
اجارہ کے اصول: 17
اجارہ کا استعمال: 17
خریدوفروخت: 17
1. مرابحہ: 17
مساومہ: 17
مرابحہ اور مساومہ کے اصول: 17
مرابحہ کا استعمال: 18
2. تجارہ: 18
تجارہ کے اصول: 18
تجارہ کا استعمال: 18

3. سَلم: 18

سلم کے اصول: 18

سلم کا استعمال: 19

4. اِستصناع: 19

استصناع کے اصول: 19

استصناع کا استعمال: 19

اسلامی بینکاری کے حوالے سے کیے جانے والے عمومی سوالات 20

کیا اسلام میں بینکاری کا تصور ہے؟ 20

کیا اسلامی بینک اسٹیٹ بینک سے سودی معاملات کرتا ہے؟ 20

اسلامی بینکاری اور روایتی بینکاری بظاہر ایک جیسی لگتی ہیں۔ کیا یہ کان کو دوسری طرف سے پکڑنے والی بات نہیں ہے؟ 20

اسلامی بینک بھی وقت پر ادائیگی نہ کرنے کی صورت میں کسٹمر سے خیرات کی صورت میں زائد رقم لیتا ہے۔ کیا یہ سود (Interest) نہیں ہے؟ 21

کیا اسلامی بینکوں کے لیے اپنی فائنانسنگ میں سودی بینچ مارک، کائبور (KIBOR) کا استعمال کرنا درست ہے؟ 21

اسلامی بینک واقعتاً شرعی اصولوں کے مطابق چل رہے ہیں۔ اس چیز کی یقین دہانی کیسے ہو؟ 22

نتیجہ بحث 23

ہماری ذمہ داری 23

سود کی ممانعت اور اسلامی بینکاری کی ضرورت:

بینک بنیادی طور پر ایک ایسا ادارہ ہے جو مختلف اکاؤنٹس کی شکل میں ڈپازٹ وصول کرتا ہے اور فائنانسنگ کی صورت میں مالی ضروریات پوری کرتا ہے۔ روایتی بینکاری کے کام کی بنیاد قرض کے لین دین پر ہے اور اس قرض پر اضافی رقم لے کر یہ ضرورت پوری کی جاتی ہے جسے سود (Interest) کہا جاتا ہے جسے شریعت میں منع کیا گیا ہے۔

اسلام، ایک مکمل ضابطہ حیات:

اسلام کی ہدایات صرف عبادات تک محدود نہیں بلکہ ان کا تعلق زندگی کے دیگر شعبوں سے بھی ہے جن میں عقائد، معاملات، معاشرت اور اخلاقیات شامل ہیں۔ اسلام کے تمام احکامات پر عمل کر کے ہی ہم ایک کامل مسلمان بن سکتے ہیں۔ اس کتابچے میں ہم اسلام کی ان ہدایات کا ذکر کریں گے جن کا تعلق بینکاری اور مالی معاملات سے ہے۔ اسلام نے مالی معاملات کی درستگی پر بہت زور دیا ہے۔ اس لیے ایک مسلمان ہونے کے ناطے اسلامی بینکاری اور مالی معاملات سے متعلق بنیادی آگاہی ہمارے لیے بے حد ضروری ہے۔

اسلامی بینکاری کی ابتداء سود سے بچتے ہوئے بینکاری کی خدمات فراہم کرنے کے لیے کی گئی۔ اسلامی بینکاری میں ڈپازٹ کی وصولی اور مالیات کی فراہمی شرعی اصولوں کے مطابق کی جاتی ہے، اس طرح اسلامی بینکاری روایتی بینکاری کا ایک جائز متبادل ہے۔

مالی معاملات کی اہمیت:

ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اپنی عبادات کے ساتھ ساتھ اپنے مالی معاملات کو بھی اسلام کے اصولوں کے مطابق سرانجام دیں۔ مالی معاملات میں غفلت برتنے کا عبادات کی قبولیت پر بھی بُرا اثر پڑتا ہے۔ چنانچہ ایک حدیث کے مطابق جو صدقہ حرام مال سے کیا جائے وہ قبول نہیں ہوتا (سنن النسائی، حدیث نمبر 2526)۔ ایک اور حدیث کے مطابق اس شخص کی دعا قبول نہیں ہوتی جس کا کھانا پینا حرام مال سے ہو (صحیح مسلم، حدیث نمبر 2346)۔ ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ عبادات کی قبولیت میں حلال کمائی کا بھی اثر پڑتا ہے۔

ایک مسلمان کے لیے اصل کامیابی آخرت کی کامیابی ہے۔ آخرت میں جواب دہی کا خوف ہی ایک مسلمان کو دوسرے انسانوں سے بلند مقام دیتا ہے۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ انسان کے قدم قیامت کے دن اس وقت تک اٹھ نہیں سکیں گے جب تک اس سے پانچ سوالات نہ کر لیے جائیں، ان پانچ میں سے دو سوالات کمانے اور خرچ کرنے سے متعلق ہیں کہ مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا؟ (سنن دارمی: حدیث نمبر 556)۔ لہذا ایک مسلمان کے مال کمانے اور خرچ کرنے میں احتیاط ہی آخرت میں پکڑ سے بچا سکتی ہے۔

اس مقصد کے لیے ہم اپنے آپ سے سوال کریں کہ شریعت مالی معاملات کی انجام دہی میں ہم سے کن چیزوں کا تقاضہ کرتی ہے؟ اگر ہمیں اس بارے میں علم نہیں ہے تو آیئے! یہ کتابچہ ہمیں سکھائے گا کہ مالی معاملات کے حوالے سے اسلام کی تعلیمات کیا ہیں؟ مزید اسلامی بینک کس طرح شرعی اصولوں کے مطابق مالی ضروریات کا حل پیش کرتے ہیں؟ ایک اسلامی بینک کون کون سی مصنوعات (پروڈکٹ) فراہم کرتا ہے اور اسکا کیا طریقہ کار ہے؟

مالی معاملات سے متعلق اسلامی تعلیمات اور اسلامی بینکاری پر بات کرنے سے پہلے ہم روایتی بینک اور اس کے کاموں کا جائزہ لیتے ہیں۔

بینک:

ہمارا واسطہ بینک سے مختلف کاموں کے سلسلے میں پڑتا ہے جیسے یوٹیلٹی بلوں کی ادائیگی، کسی اکاؤنٹ میں چیک جمع کروانا یا چیک کیش کروانا وغیرہ لیکن بنیادی طور پر بینک ایک ایسا ادارہ ہے جو مختلف اکاؤنٹس کی شکل میں ڈپازٹ لیتا ہے اور فائینانسنگ کی صورت میں مالی ضروریات پورا کرتا ہے۔

بینک کی ضرورت واہمیت:

ہم بینک کی ضرورت واہمیت اس بات سے ہی سمجھ سکتے ہیں کہ کاروبار اس دن زیادہ ہوتا ہے جس دن بینک کھلے ہوں جس دن بینک بند ہوتے ہیں ہماری مارکیٹوں میں کاروبار بھی کم ہو جاتا ہے۔اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ بینک معاشی سرگرمیوں کے لیے ایک اہم ادارہ ہے جس کی مزید ضرورت واہمیت درج ذیل نکات سے واضح ہوتی ہے۔

1. مال کی حفاظت:

ہم گھروں میں مال رکھنے کو خطرناک سمجھتے ہیں کہ یہ مال چوری ہو سکتا ہے۔ لیکن مال اگر بینک میں ہو تو اسے ہم محفوظ سمجھتے ہیں۔ بینک کرنٹ اکاؤنٹس کی سہولت مہیا کرتا ہے جس کی بدولت ایک طرف رقومات کی حفاظت کا مقصد حاصل ہو جاتا ہے تو دوسری جانب اکاؤنٹ ہولڈرز جب چاہیں اپنے پیسے استعمال کر سکتے ہیں۔

2. سرمایہ کاری:

ہم میں سے اکثر لوگ آمدنی کو سوچ سمجھ کر خرچ کرتے ہیں تاکہ آمدنی میں سے کچھ رقم بچا سکیں اور مستقبل میں فوری ضروریات اس سے پوری کر سکیں۔ یہ بچت اگر گھر میں رکھیں تو نہ تو اس رقم پر کوئی نفع حاصل ہو سکتا ہے، نہ ہی افراط زر کی وجہ سے اس کی قدر میں کمی کو محفوظ رکھا جاسکتا ہے اور نہ ہی اس کے چوری ہونے کے خوف سے محفوظ رہا جاسکتا ہے۔اس مقصد کے لیے بینک سیونگ اکاؤنٹس اور ٹرم ڈپازٹ کی صورت میں بچتوں کو موثر سرمایہ کاری کے ذریعے (انویسٹ کرکے) مناسب نفع دے کر ہمیں سہولت فراہم کرتا ہے۔

3. صارفین کی مالی ضروریات پورا کرنے کی سہولت:

ہم میں سے اکثر لوگوں کو اپنے گھر، گاڑی یا گھریلو اشیاء کے لیے مالی ضروریات ہوتی ہیں۔ بینک گھر اور زندگی گزارنے کے لیے سامان یا گاڑی وغیرہ کے لیے مالیات کی فراہمی کرکے سہولت فراہم کرتا ہے۔

4. کاروبار چلانے کے لیے مالی ضروریات کی فراہمی:

کاروبار چلانے کے لیے کبھی تھوڑی مدت کے لیے جیسے مصنوعات کی تیاری کے لیے خام مال کی خریداری، اپنے ملازمین کی تنخواہوں کی ادائیگی، یوٹیلٹی بلوں کی ادائیگی کے لیے مالی ضروریات ہوتی ہیں تو کبھی طویل مدت کے لیے مالی ضروریات کی فراہمی درکار ہوتی ہے مثال کے طور پر فیکٹری لگانی ہے یا مشینری خریدنی ہے۔ بینک ان کاروباری مقاصد کے لیے مالی ضروریات قلیل(Short Term)اور طویل مدتی(Long Term)بنیادوں پر فراہم کرتے ہیں۔

اوپر ذکر کردہ خدمات کے ساتھ ساتھ بینک اور بھی بہت سی خدمات فراہم کرتا ہے۔

یہ بینک کی وہ خدمات ہیں جو آج کے معاشرے کے لیے ضروری ہیں۔ اگر ان خدمات کو پیش کرنے والے ادارے کو بینک کا نام نہ بھی دیا جائے تب بھی یہ وہ خدمات ہیں جن کے لیے کوئی نہ کوئی ادارہ یا فرد معاشرے میں کام ضرور کر رہا ہوگا کیونکہ یہ چیزیں معاشرے کی ضروریات بن چکی ہیں جنہیں پورا کرنے کے لیے کوئی نہ کوئی جائز راستہ ضروری ہے۔

> بینک جو خدمات پیش کرتا ہے یہ وہ خدمات ہیں جن کے لیے کوئی نہ کوئی ادارہ یا فرد معاشرے میں کام ضرور کر رہا ہوتا ہے کیونکہ یہ چیزیں معاشرے کی ضروریات بن چکی ہیں جنہیں پورا کرنے کے لیے کوئی نہ کوئی جائز راستہ ضروری ہے۔ ان خدمات کو شرعی دائرے میں فراہم کرنے کے لیے اسلامی بینکاری پیش کی گئی ہے۔

اسلامی بینکاری کی ضرورت:

اگلا سوال یہ ہے کہ اسلامی بینکاری کی کیا ضرورت ہے؟ جب ایک نظام چلا آرہا ہے تو اسے چلنے دیں نیا سسٹم کیوں تجویز کیا جارہا ہے؟ تو اس بات کو ہم اوپر واضح کر چکے ہیں کہ بینکاری آج کے دور کی ایک ضرورت ہے لیکن عام طور پر بینکاری کے کام کی بنیاد قرض کے لین دین پر ہے اور اس قرض پر اضافی رقم لے کر یہ ضرورت پوری کی جاتی ہے جسے سود(Interest) کہا جاتا ہے۔ دوسری جانب جب ہم اسلامی تعلیمات کا مطالعہ کرتے ہیں تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ شریعت میں قرض پر اضافی رقم کے لین دین کو اللہ تعالی نے قرآن مجید میں منع فرمایا ہے جبکہ عام طور پر روایتی بینکوں میں ڈپازٹ بھی اس مشروط اضافے کی بنیاد پر لیا جاتا ہے اور آگے مالیات کی فراہمی (Financing) بھی قرض پر اضافے کی شرط رکھ کر کی جاتی ہے۔ اب ایک طرف بینکاری کی سہولیات معاشرے کی ضرورت ہیں جبکہ دوسری طرف ان ضروریات کو پورا کرنے کا سود کی بنیاد پر راستہ شرعاً درست نہیں ہے؛ اس لیے اسلامی بینکاری کی ضرورت ہے تاکہ شرعی اصولوں کے مطابق بینکاری کی خدمات فراہم کی جاسکیں۔

سود(Interest):روایتی بینکاری کے حرام ہونے کی وجہ:

مالی معاملے کو سود(Interest) سے پاک ہونا چاہئے جسے عربی زبان میں "ربا " کہتے ہیں اور لغت میں اس کے معنی ہیں اضافہ یا بڑھوتری اور جب ہم شریعت میں سود(Interest) کا مطلب جاننے کی کوشش کرتے ہیں تو ایک روایت ملتی ہے جو حضرت علی(رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں " كُلُّ قَرْضٍ جَرَّ مَنْفَعَةً، فَهُوَ رِبًا"(المطالب العالیہ،حدیث نمبر1440) جس کا ترجمہ ہے"ہر وہ قرض جو اپنے ساتھ نفع لائے (اس پر اضافہ لیا جائے) تو وہ سود(Interest) ہے۔"

ان الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر قسم کے قرض پر کسی بھی طرح کا اضافہ سود(Interest) ہوگا چاہے وہ قرض کاروبار کے لیے لیا گیا ہو یا ذاتی ضروریات پورا کرنے کے لیے لیا گیا ہو،اور وہ نفع چاہے زر(پیسوں) کی صورت میں ہو یا کسی اور فائدے کی شکل میں ہو۔مزید اس اضافے کا کچھ بھی نام رکھ دیا جائے جیسے اسے بعض اوقات نفع یا مارک اپ کہا جا رہا ہوتا ہے لیکن یاد رکھنا چاہئے کہ اگر معاملے کی بنیاد قرض پر ہے تو اس پر طے شدہ اضافہ سود(Interest) ہی ہے۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ

اکثر لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ روایتی بینک کے پاس رقومات قرض نہیں بلکہ بطورِ امانت ہوتی ہیں لہذا قرض نہ ہونے کی وجہ سے معاملہ سودی نہیں رہتا۔تو اس حوالے سے یہ بات ذہن میں رکھیں کہ شرعی نقطہ نظر سے یہ قرض ہی ہے کیونکہ یہ رقم بینک اپنی ذمہ داری سمجھتا ہے اور اسے استعمال بھی کرتا ہے۔یہ خصوصیت قرض کی ہوتی ہے۔امانت کو تو استعمال کرنا جائز نہیں اور امانت جیسی رکھوائی جائے ویسی ہی واپس کرنا لازم ہے۔مزید یہ کہ امانت کے ضائع ہونے کی صورت میں واپسی لازم نہیں بشرطیکہ کوتاہی نہ پائی جائے۔

سود(Interest) کی حرمت قرآن پاک کی آیات کی روشنی میں:

قرآن مجید میں اللہ سبحانہ وتعالی نے چار مقامات پر سود(Interest) کا ذکر فرمایا ہے:

1. سورۃ البقرہ آیت نمبر 275 تا 281
2. سورۃ آل عمران آیت نمبر 130
3. سورۃ النساء آیت نمبر 161
4. سورۃ الروم آیت نمبر 39

ان آیات کی تعلیمات کا خلاصہ یہ ہے:

- بظاہر سود(Interest) سے مال بڑھتا ہے لیکن اللہ تعالی کے نزدیک نہیں بڑھتا۔
- بظاہر سود(Interest) اور تجارت ایک جیسے لگتے ہیں لیکن اللہ کے نزدیک سود(Interest) حرام اور تجارت حلال ہے۔
- اللہ تعالی سود(Interest) کو گھٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے۔

- جو سود(Interest) سے نہیں بچے گا اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی طرف سے اس کے لیے اعلان جنگ ہے۔

سود(Interest) کی حرمت احادیث کی روشنی میں:

احادیث میں سود(Interest) کو سخت الفاظ میں منع کرنے کے ساتھ ساتھ اس کی برائی بیان کی گئی ہے۔ان میں سے چند یہ ہیں۔

- ایک حدیث کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے سود(Interest) کھانے/لینے والے پر، سود(Interest) کھلانے / دینے والے پر، سود(Interest) پر گواہ بننے والے اور سودی معاملے کو لکھنے والے پر لعنت فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ یہ سب گناہ میں برابر کے شریک ہیں (مسلم، حدیث نمبر1598)۔
- ایک اور حدیث میں سود(Interest) کی برائی اس طرح بیان کی گئی ہے کہ سود(Interest) کے ستر درجے ہیں جن میں سب سے کم ترین یہ ہے کہ سود(Interest) کھانے والا ایسا ہے جیسے کوئی اپنی ماں سے زنا کرے (سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر2274)۔

> سود اس وجہ سے ممنوع قرار دیا گیا، کیونکہ یہ لوگوں کو حقیقی معاشی سرگرمیوں سے دور رکھتا ہے۔ اس لیے کہ جب کسی کو پتہ ہو کہ وہ پیسہ ادھار پر لگا کر نفع حاصل کر سکتا ہے تو وہ کیوں حقیقی معاشی سرگرمیوں کی مشقت برداشت کرے گا۔اس سے انسانی معاشی مفادات متاثر ہوتے ہیں جن کا تحفظ حقیقی کاروبار کے بغیر نہیں ہو سکتا۔
> (امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ)

جیسا کہ یہ بات واضح ہے کہ روایتی بینکاری میں سود موجود ہے جس کی وجہ سے اسلامی بینکاری ضروری ہے، اگلے مرحلہ میں ہم اسلامی بینکاری اور اس کے طریق کار کا جائزہ لیتے ہیں۔

اسلامی بینک:

اسلامی بینک سے مراد ایک ایسا ادارہ ہے جو بینکاری کی خدمات یعنی ڈپازٹ کی وصولی اور مالیات کی فراہمی (فائنا نسنگ) وغیرہ شرعی اصولوں کے مطابق انجام دیتا ہے۔

اسلامی بینک کی خصوصیات:

اسلامی بینک کی درج ذیل خصوصیات ہیں۔

- تمام معاملات شرعی اصولوں کے مطابق کرتا ہے۔
- شرعی اصولوں کے مطابق ڈپازٹ کی وصولی اور مالیات کی فراہمی (Financing) کرتا ہے۔
- صرف جائز کاروبار کے لیے مالی سہولیات کی فراہمی کرتا ہے۔

اسلامی اور روایتی بینکاری میں بنیادی فرق:

اسلامی بینکاری اور روایتی بینکاری میں درج ذیل بنیادی فرق ہیں۔

	اسلامی بینک	روایتی بینک
بنیاد	اسلامی بینکاری کی بنیاد شرعی اصولوں پر ہے۔	روایتی بینکاری شرعی اصولوں کے خلاف ہے۔
ڈپازٹ کے طریقے	اسلامی بینک سیونگ ڈپازٹ مضاربت کی بنیاد پر لیتا ہے۔	روایتی بینک سیونگ ڈپازٹ سودی قرض کی بنیاد پر لیتے ہیں۔
کسٹمر	اسلامی بینک ایسے کسٹمر سے معاملات نہیں کرتے جن کا کاروبار اور ذریعہ آمدنی صرف حرام پر مشتمل ہو۔	روایتی بینک ایسے کاروبار کے ساتھ بھی معاملات کرتا ہے جس کا بنیادی کام ہی حرام ہو۔
فائنانسنگ کرنے کے طریقے	اسلامی بینک کے فائنانس کے طریقے شراکت، خرید وفروخت اور کرائے داری کے جائز معاملات پر مشتمل ہیں۔	روایتی بینک کے فائنانس کے طریقے سودی قرض کے ناجائز معاملے پر مشتمل ہوتے ہیں۔
شرعی نگرانی کا نظام	اسلامی بینکوں کے تمام مالی معاملات کی شرعی نگرانی کا ایک مضبوط نظام موجود ہے۔	روایتی بینکوں میں شرعی نگرانی کا کوئی نظام نہیں پایا جاتا۔

اسلامی بینکاری کا خاکہ(Islamic Banking Model):

بینکاری کے کام بنیادی طور پر دو حصّوں پر مشتمل ہیں۔

1: ڈپازٹ سائیڈ(Deposit side)

2: فائنانسنگ سائیڈ(Asset side)

روایتی بینکاری	
صارفین سے سرمائے کا حصول(Deposit side)	صارفین کو تمویل(Asset side)
قرض	قرض

ان دونوں حصوں کو اسلامی بینک کیسے شرعی اصولوں کے مطابق انجام دیتا ہے؟ اگلے حصے میں سمجھتے ہیں۔

اسلامی بینکاری

صارفین سے سرمائے کا حصول (Deposit side)		صارفین کو تمویل (Asset side)		
مضاربہ	غیر سودی قرض	شراکت داری (Partnership)	کرایہ داری (Lease)	تجارت (Trade)

یہ بات خوب ذہن نشین رہے اسلام میں قرض صرف غیر سودی ہوتا ہے۔ لہٰذا قرض کسی نفع بخش کاروبار کی بنیاد نہیں بن سکتا اس لیے نفع کمانے کے لئے ضروری ہے کہ حقیقی کاروباری عقود مثلاً شرکت، تجارت، کرایہ داری اور سروسز کو استعمال کیا جائے۔ اور یہی چیز اسلامی بینکاری کو سودی بینکاری سے ممتاز کرتی ہے۔

1: صارفین سے سرمائے کا حصول (Deposit Side):

اسلامی بینک کرنٹ اکاؤنٹس میں ڈپازٹ غیر سودی قرض کی بنیاد پر وصول کرتے ہیں جبکہ سیونگ اور ٹرم ڈپازٹ کی خدمات مضاربہ کی بنیاد پر انجام دیتے ہیں۔ جس میں بینک یہ ڈپازٹ جائز کاروبار میں لگا کر نفع حاصل کرتا ہے۔

2: صارفین کو تمویل (Asset Side):

اسلامی بینک کلائنٹ کو مختلف تمویلی (مالیات فراہم کرنے کی) سہولیات شرعی اصولوں کے مطابق فراہم کرتا ہے جن میں مشارکہ، مرابحہ، اجارہ، سلم، استصناع وغیرہ شامل ہیں۔ ان طریقوں کی تفصیل آگے آرہی ہے۔

اسلامی بینکاری میں ڈپازٹ کے طریقے:

قرض:

کسی کو اپنا مال دینا تاکہ وہ اسے استعمال کر سکے اور اتنا ہی مال بعد میں واپس کر دے۔

شریعت میں قرض کے لین دین کی اجازت ہے البتہ اس پر طے شدہ اضافہ لینے کی ممانعت ہے اور اسے ہی ربا یا سود (Interest) کہا گیا ہے جو جائز نہیں ہے۔

اسلامی بینک میں کرنٹ اکاؤنٹ عام طور پر قرض کی بنیاد پر کھولے جاتے ہیں کیونکہ کرنٹ اکاؤنٹ کا مقصد سرمایہ کاری نہیں ہوتا بلکہ رقم کو محفوظ و منظم کرنا ہوتا ہے۔ اس اکاؤنٹ پر چونکہ کسٹمر نقصان کا کوئی خطرہ مول نہیں لیتا، اس لئے اس پر کوئی نفع بھی نہیں دیا جاتا بلکہ صرف جمع کرائی گئی رقم کی واپسی یقینی بنائی جاتی ہے۔

مضاربہ:

مضاربہ سے مراد ایسی شراکت داری ہے جس میں ایک شریک پیسہ لگاتا ہے جبکہ دوسرا شریک کام کرتا ہے اور نفع پہلے سے طے شدہ شرح کے مطابق تقسیم ہوتا ہے۔ پیسہ لگانے والا شریک رب المال(Investing Partner) کہلاتا ہے جبکہ کام کرنے والا شریک مضارب(Working Partner) کہلاتا ہے۔ سیونگ اکاونٹ اور ٹرم ڈپازٹ میں اسلامی بینک مضارب اور ڈپازٹر کی حیثیت رب المال(Investing Partner) کی ہوتی ہے۔

مضاربہ کی بنیاد پر وصول کیا جانے والا سرمایہ بینک شرعی اصولوں کے مطابق آگے نفع بخش کاموں میں لگاتا ہے۔ بینک یہ سرمایہ آگے مختلف تمویلی طریقوں (Financing Modes) جیسے کرایہ داری (Rent)، شراکت داری(Partnership) اور خرید وفروخت(Trading) کے ذریعے لگا کر نفع کماتا ہے۔ بینک اپنے سالانہ حسابات(Annual Statements) میں سرمایے کے لگائے جانے کے مواقع کے بارے میں ڈپازٹرز کو بتاتا ہے۔

مضاربہ کے اصول:

مضاربہ کے معاملے میں درج ذیل اصولوں کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔

- نفع کی تقسیم کی شرح مضاربہ شروع ہوتے وقت طے کرنا ضروری ہے۔
- مضارب(Working Partner) اور رب المال(Investing Partner) میں سے کسی کے لیے بھی نفع کی رقم پہلے سے طے شدہ نہیں ہوسکتی۔
- نفع کی رقم سرمایہ کاری کی شرح سے طے نہیں ہو سکتی۔ جیسے ایک لاکھ روپے کا دس فیصد نفع مقرر کرنا جائز نہیں ہوگا۔
- مالی نقصان مکمل رب المال (Investing Partner) کو برداشت کرنا ہوگا جبکہ مضارب (Working Partner) کی محنت ضائع ہوگی البتہ اگر مضارب (Working Partner) کی غفلت کی وجہ سے کوئی نقصان ہو تو وہ مضارب(Working Partner) پر ڈالا جائے گا۔

بینک کے ڈپازٹرز کے ساتھ مضاربہ:

عام طور پر مضاربہ میں ایک پارٹی مضارب(Working Partner) اور دوسری پارٹی رب المال (Investing Partner) ہوتی ہے جبکہ بینک کے مضاربہ میں بینک مضارب (Working Partner) اور دوسری جانب ڈپازٹرز سب مل کر رب المال(Investing Partner) ہیں۔ اس صورت حال میں تمام ڈپازٹرز کی سرمایہ کاری کا حساب رکھنا اور ان کے درمیان نفع کی تقسیم ایک پیچیدہ عمل بن جاتا ہے۔ اسے آسان اور قابلِ عمل بنانے کے لیے ماہرین شریعت کی راہنمائی کے مطابق ایک نظام بنایا گیا ہے۔

اسلامی بینکوں میں مضاربہ کا طریقہ:

اسلامی بینکوں میں مضاربت کی مدت ایک ماہ مقرر کی جاتی ہے جو مہینے کے پورے ہونے کے بعد اگلے ماہ کے لیے قابل تجدید (Renewable) رہتی ہے۔ اسلامی بینکوں میں مضاربہ کی بنیاد پر وصول کیے گئے ڈپازٹ کے مجموعے کو پول (Pool) کہتے ہیں۔ اصول کے مطابق بینک اور رب المال (Investing Partner) یعنی پول کے درمیان نفع کی تقسیم کی شرح اور پول میں موجود ڈپازٹرز کے لیے اوزان (Weightages)، مہینہ شروع ہونے سے کم از کم تین دن پہلے طے کر دیے جاتے ہیں جس کا اعلان بینک کے نوٹس بورڈ اور ویب سائٹ کے ذریعہ کر دیا جاتا ہے۔ اوزان کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ ڈپازٹرز کا آپس میں سرمایہ کی مقدار اور اسے کاروبار میں لگائے رکھنے کے دورانیے کے اعتبار سے جو فرق ہے، اس فرق کو منافع کی تقسیم میں ملحوظ رکھا جائے جو نہ صرف کاروباری اصول کے مطابق ہے بلکہ انصاف و شرع کا بھی یہی تقاضا ہے۔

مہینے کے آخر میں پہلے مرحلے میں طے شدہ منافع کی شرح کے مطابق نفع بینک اور پول کے درمیان تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ مزید نفع کی تقسیم کے اگلے مرحلے میں پول کو دیے گئے نفع کو ڈپازٹرز کے آپس میں اوزان (Weightages) کے نظام (Weightage System) کے ذریعے ماہانہ اوسط بیلنس (Monthly Average Balance) کی بنیاد پر پہلے سے طے شدہ وزن (Weightage) کے مطابق کیا جاتا ہے۔ یہ کام جدید کمپیوٹرائزڈ نظام کے تحت انجام دیا جاتا ہے۔

> مضاربہ کی بنیاد پر ڈپازٹس پر ایک متوقع نفع تو بتایا جاسکتا ہے لیکن سرمایہ کی نسبت سے نفع کی کوئی شرح پہلے سے طے نہیں کی جاسکتی بلکہ سرمایہ کاری کے نتیجے میں ہونے والے نفع کی تقسیم کی شرح اوپر ذکر کردہ طریقہ کار کے مطابق طے کی جاتی ہے۔ مدت مکمل ہونے کے بعد پہلے سے طے شدہ نفع کی تقسیم کی شرح کے مطابق ہر شریک نفع کا حقدار ہوتا ہے وہ متوقع نفع سے کم یا زیادہ ہو سکتا ہے۔

اسلامی بینکاری میں تمویل (فائنانسنگ) کے طریقے:

شراکت داری:

شراکت داری کے لیے فقہ میں شرکت کا لفظ استعمال ہوتا ہے جس کے معنی ہیں شریک کرنا۔ شرکت کی دو قسمیں ہیں۔

1. **شرکت الملک:** شرکت الملک سے مراد دو یا زائد افراد کا کسی اثاثے میں شریک ہونا بغیر کاروباری مقصد کے، جیسے والد کے ترکے میں تمام ورثاء کا شریک ہونا یا دو افراد کا مل کر کوئی جائیداد خریدنا۔
2. **شرکت العقد:** شرکت العقد سے مراد دو یا زائد افراد کا کاروبار میں شریک ہونا۔ اس میں شرکاء سرمایے کی شرح کے مطابق نقصان برداشت کرتے ہیں جبکہ نفع طے شدہ شرح کے مطابق تقسیم کرتے ہیں۔

شرکت الملک کے اصول:

شرکت الملک کے چند اہم اصول مدنظر رکھنا ضروری ہیں۔

- شرکاء کی باہمی رضامندی سے ایک شریک اپنا حصہ کرائے پر دے سکتا ہے۔
- شرکت الملک میں شریک افراد اپنے حصے کے بقدر نقصان اور نفع میں شریک رہیں گے۔

شرکت العقد کے اصول:

شرکت العقد کے لیے درج ذیل اصول مدنظر رکھنا ضروری ہیں۔

- شرکت کے شروع ہوتے وقت نفع کی شرح طے کرنا ضروری ہے۔
- کسی بھی شریک کے لیے پہلے سے طے شدہ نفع نہیں ہو سکتا۔ سرمایہ کاری کی رقم کی شرح سے بھی نفع طے نہیں ہو سکتا جیسے ایک لاکھ روپے کا دس فیصد نفع مقرر کرنا جائز نہیں ہوگا۔
- نقصان ہمیشہ سرمایے کی شرح کے مطابق تقسیم ہوگا البتہ اگر کسی شریک کی غفلت کی وجہ سے کوئی نقصان ہو تو وہ اس پر ڈالا جا سکتا ہے۔
- اصولی طور پر ہر شریک کو کاروبار کے لیے کام کرنے کا حق حاصل ہے۔ باہمی رضامندی سے کسی شریک کے لیے یہ طے کیا جا سکتا ہے کہ وہ کام نہیں کرے گا لیکن اس صورت میں اس کے نفع کی شرح اس کے سرمایے کی شرح سے زیادہ نہیں ہو سکتی۔

مشارکہ کی بنیاد پر مالیات کی فراہمی کے عام طور پر درج ذیل دو طریقے رائج ہیں۔

1. **شرکت متناقصہ (Diminishing Musharakah):** شرکت الملک کی بنیاد پر۔
2. **رننگ مشارکہ:** شرکت العقد کی بنیاد پر۔

دونوں طریقوں کی بنیاد پر مالیات کی فراہمی کی تفصیل درج ذیل ہے۔

شرکت متناقصہ (Diminishing Musharakah):

شرکت متناقصہ (Diminishing Musharakah) عام طور پر شرکت الملک کی بنیاد پر کی جاتی ہے۔ شرکت متناقصہ (Diminishing Musharakah) کے تین مرحلے ہیں۔

1. **شرکت الملک:** پہلے مرحلے میں بینک اور کسٹمر مل کر اثاثہ خرید کر دونوں ملکیت قائم کرتے ہیں جس سے اس اثاثے میں ان دونوں کی شرکت الملک قائم ہو جاتی ہے۔
2. **اجارہ:** اس معاہدے کے تحت بینک اثاثے میں اپنا حصہ کسٹمر کو طے شدہ کرایے کے بدلے میں استعمال کے لیے دیتا ہے۔

3. **حصہ کی فروخت:** کسٹمر وقتاً فوقتاً بینک کا حصہ خرید لیتا ہے۔ جس سے اثاثے میں کسٹمر کی ملکیت بڑھتی چلی جاتی ہے جبکہ بینک کی ملکیت کم ہوتی رہتی ہے۔ بالآخر کسٹمر اثاثے کا مکمل مالک بن جاتا ہے۔

شرکتِ متناقصہ کا استعمال:

اسلامی بینکوں میں عام طور پر گھروں کی فائنانسنگ شرکت متناقصہ کی بنیاد پر ہوتی ہے۔ شرکت متناقصہ طویل مدتی فائنانسنگ کے لئے عام استعمال کا طریقہ ہے۔

رنِنگ مشارکہ:

مشارکہ کی بنیاد پر مالیات کی فراہمی کا دوسرا طریقہ رننگ مشارکہ ہے۔ یہ روایتی بینکاری کی رنِنگ فائنانس کا جائز متبادل ہے۔ رنِنگ مشارکہ شرکت العقد کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔

رنِنگ مشارکہ کے تحت بینک کسٹمر کے کاروبار میں شرکت کرتا ہے۔ رنِنگ مشارکہ کی خصوصیات درج ذیل ہیں۔

- بینک کسٹمر کی کاروباری سرگرمیوں میں شریک ہوتا ہے۔
- کسٹمر جتنا پیسہ بینک سے لیتا ہے وہ بینک کی سرمایہ کاری سمجھی جاتی ہے۔
- کسٹمر جو پیسہ واپس کردے وہ بینک کی سرمایہ کاری میں کمی سمجھی جاتی ہے۔
- نفع کی تقسیم کی شرح سرمایہ کاری کی شرح کے مطابق ہوتی ہے۔
- جانچ شدہ اکاونٹ (Audited Accounts) کے آنے کے بعد حتمی نفع کی تقسیم کی جاتی ہے۔
- نقصان سرمایہ کاری کی شرح کے مطابق تقسیم ہوتا ہے۔

رنِنگ مشارکہ کا استعمال:

اسلامی بینکوں میں کمپنیوں کو فائنانسنگ کے ایک طریقے کے طور پر رنِنگ مشارکہ کا طریقہ استعمال ہوتا ہے۔

کرایہ داری:

اجارہ:

اجارہ کا مطلب ہے کرایہ داری یعنی کوئی چیز کرایے کے بدلے میں استعمال کے لیے دینا۔ کرایہ داری میں کرایہ پر دینے والا اس چیز کا مالک رہتا ہے جبکہ کرایہ دار اس چیز کو استعمال کرتا ہے۔ ملکیت سے متعلق خطرات (Risks) اور اخراجات مالک کی ذمہ داری ہوتی ہے جبکہ استعمال سے متعلقہ اخراجات کی ذمہ داری کرایہ دار کی ہوتی ہے۔

اجارہ کے اصول:

اجارہ کا معاملہ کرنے کے لیے درج ذیل اہم اصول مد نظر رکھنا ضروری ہیں۔

- اجارہ صرف ان اثاثوں کا ہو سکتا ہے جنہیں استعمال (Useable Assets) کیا جا سکے۔ ایسی اشیاء جنہیں صَرف (Consumable Assets) کر لیا جائے ان کا اجارہ نہیں ہو سکتا۔ جیسے پٹرول یا گیس کا اجارہ نہیں ہو سکتا۔
- اجارہ کے معاہدے کے وقت اجارہ پر دی جانے والی چیز کی مکمل صفات معلوم ہوں۔
- کرایہ اور مدت باہمی رضامندی سے طے کر لیا جائے۔
- کل مدت میں مختلف کرایے بھی طے کیے جا سکتے ہیں لیکن ان کا معلوم ہونا ضروری ہے۔
- ملکیت سے متعلق خطرات (Risks) اور اخراجات مالک کی ذمہ داری ہوتی ہے۔
- استعمال سے متعلقہ اخراجات کرایہ دار برداشت کرتا ہے۔

اجارہ کا استعمال:

اسلامی بینکوں میں عام طور پر گاڑی، مشینری، پلانٹ وغیرہ کی فائنانسنگ اجارہ کی بنیاد پر ہوتی ہے۔ اجارہ طویل مدتی فائنانسنگ کے لیے ایک عام استعمال کا طریقہ ہے۔

خرید وفروخت:

خرید وفروخت کی بنیاد پر مالیات کی فراہمی کے چار طریقے عام طور پر اسلامی بینکوں میں رائج ہیں۔

1. مرابحہ:

مرابحہ خاص قسم کی فروخت کا معاملہ ہے جس میں بیچنے والا سامان کی لاگت بھی بتاتا ہے۔

مساومہ:

مساومہ عام فروخت کا معاملہ ہے جس میں بیچنے والا سامان کی صرف قیمت بتاتا ہے اس پر آنے والی لاگت یا کمانے والا نفع نہیں بتاتا۔

مرابحہ اور مساومہ کے اصول:

مرابحہ یا مساومہ کرنے کے لیے درج ذیل اہم اصول مد نظر رکھنا ضروری ہیں۔

- خرید وفروخت کے وقت اثاثہ موجود ہو اور فروخت کرنے والے کی ملکیت اور حقیقی یا حکمی قبضے میں ہو۔
- قیمت کی ادائیگی باہمی رضامندی سے پیشگی، نقد، ادھار یا قسطوں میں ہو سکتی ہے۔

مرابحہ کا استعمال:

مرابحہ کی بنیاد پر فائنانسنگ اُن صورتوں میں کی جاتی ہے جب بینک کے کلائنٹ کو اپنے کاروبار کے لیے نئی خریداری کی ضرورت ہو چاہے وہ خام مال ہو یا تیار سامان ہو۔

2. تجارہ:

کسٹمر کو مالیات کی فراہمی کے لیے ایک اور طریقہ اسلامی بینک اس طرح کرتے ہیں کہ اگر کسٹمر کے پاس فروخت کے لیے تیار مال موجود ہے تو وہ مال بازاری قیمت سے کچھ کم قیمت پر نقد ادائیگی پر بینک خرید لیتا ہے۔ پھر وہ مال مارکیٹ میں وکیل کے ذریعے فروخت کرواکر نفع کما لیتے ہیں۔ اس طریقے کو عام طور پر اسلامی بینکوں میں تجارہ کہا جاتا ہے۔

تجارہ کے اصول:

تجارہ کرنے کے لیے درج ذیل اہم اصول مد نظر رکھنا ضروری ہیں۔

- خرید و فروخت کے وقت اثاثہ موجود اور متعین ہو اور بیچنے والے کی ملکیت میں ہو۔
- خرید و فروخت کے وقت اثاثہ بیچنے والے کے حقیقی یا حکمی قبضے میں ہو۔

تجارہ کا استعمال:

تجارہ کی بنیاد پر فائنانسنگ اُن صورتوں میں کی جاتی ہے جب بینک کے کسٹمر کو اپنے کاروبار کے جاری اخراجات (Running Expenses) کے لیے فائنانسنگ کی ضرورت ہو اور اس کے پاس فروخت کے لیے تیار مال موجود ہو۔

3. سَلَم:

سلم سے مراد ایسی فروخت ہے جس میں مکمل قیمت شروع میں ادا کر دی جاتی ہے جبکہ سامان بعد میں فراہم کیا جاتا ہے۔ یہ معاملہ کچھ شرائط کے ساتھ شرعاً جائز ہے اگرچہ فروخت کی بنیادی شرائط کہ بیچا جانے والا اثاثہ بیچنے والے کی ملکیت اور قبضے میں ہو وہ اس معاملے میں موجود نہیں ہوتی علماء کرام نے احادیث کی روشنی میں اسے عمومی اصول سے مستثنیٰ قرار دے کر جائز قرار دیا ہے۔

سلم کے اصول:

سلم کرنے کے لیے درج ذیل اصول مد نظر رکھنا ضروری ہیں:

- صرف مالِ مثلی (یعنی وہ چیز جس کے اجزاء باہم مماثل ہوں، مثلاً گندم، چاول، کرنسی وغیرہ) کو ہی سلم کی بنیاد پر خرید و فروخت کیا جا سکتا ہے۔
- خرید و فروخت کے وقت سامان کی مکمل صفات جیسے جنس، نوع، مقدار، قیمت وغیرہ اور دیگر ضروری شرائط اس طرح طے کر لی جائیں کہ کوئی ابہام باقی نہ رہے۔
- معاملے کے وقت ہی سامان کے دینے کی تاریخ، جگہ بھی طے کرنا لازمی ہے۔

سلم کا استعمال:

سلم کی بنیاد پر فائنانسنگ اُن صورتوں میں کی جاتی ہے جب بینک کے کسٹمر کو اپنے کاروبار کے جاری اخراجات(Running Expenses)کے لیے فائنانسنگ کی ضرورت ہو اور وہ ایسی اشیاء مستقبل میں بینک کو فراہم کرنے کے قابل ہو جنہیں سلم کی بنیاد پر فروخت کیا جاسکتا ہو۔

4. اِستصناع:

اِستصناع سے مراد ایسی فروخت ہے جس میں خریدار ایسا اثاثہ خرید رہا ہوتا ہے جسے بنانے، تیار کرنے کی ضرورت پڑتی ہو۔ عام طور پر خریدار آرڈر دیتا ہے جس کے مطابق بیچنے والا اثاثہ بنا کر اثاثہ حوالے کرتا ہے۔ قیمت کی ادائیگی، پیشگی، نقد، ادھار یا قسطوں میں ہوسکتی ہے۔ اِستصناع میں سامان بعد میں دیا جاتا ہے۔ یہ معاملہ بھی کچھ شرائط کے ساتھ شرعاً جائز ہے اگرچہ فروخت کی بنیادی شرائط کہ فروخت کے وقت بیچا جانے والا اثاثہ بیچنے والے کی ملکیت اور قبضے میں ہو وہ اس معاملے میں موجود نہیں ہوتیں۔ اسی لیے علماء نے مختلف دلائل کی روشنی میں اسے عمومی اصول سے مستثنیٰ قرار دیا ہے۔

استصناع کے اصول:

استصناع کرنے کے لیے درج ذیل اہم اصول مد نظر رکھنا ضروری ہیں۔

- معاملے کے وقت اثاثہ کی مکمل صفات اس طرح طے کر لی جائیں کہ کوئی ابہام نہ رہے۔
- اثاثہ اگر طے شدہ صفات کے مطابق نہیں ہے تو خریدار اسے واپس کر سکتا ہے۔
- قیمت اور اس کی ادائیگی کے ضوابط طے کر لیے جائیں۔
- اس اثاثہ کو بنانے کیلئے بیچنے والا خریدار کا خام مال استعمال نہ کرے۔

استصناع کا استعمال:

استصناع کی بنیاد پر فائنانسنگ اُن صورتوں میں کی جاتی ہے جب بینک کے کسٹمر کو اپنے کاروبار کے جاری اخراجات (Running Expenses) کے لیے فائنانسنگ کی ضرورت ہو اور وہ ایسی اشیاء مستقبل میں بینک کو فراہم کرنے کے قابل ہو جنہیں استصناع کی بنیاد پر فروخت کیا جاسکتا ہو۔

اسلامی بینکاری کے حوالے سے کیے جانے والے عمومی سوالات

کیا اسلام میں بینکاری کا تصور ہے؟

بالکل ہے، اگر کوئی ادارہ اسلامی طریقے کے مطابق بچتیں وصول کرے اور آگے اسلامی اصولوں کے مطابق یہ بچتیں نفع کے حصول کے لیے کاروباری مقاصد میں استعمال کرے اور اس کا نام بینک رکھیں تو ایسے بینک کا تصور بالکل اسلام میں موجود ہے ۔ہاں اگر سود (Interest) کی بنیاد پر پیسے کا لین دین کیا جائے تو ایسی بینکاری کا تصور اسلام میں بالکل نہیں ہے۔ ابتداءِ اسلام میں مشہور صحابی حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالی عنہ کی مثال ہمارے سامنے ہے کہ لوگ ان پر اعتماد کی وجہ سے ان کے پاس بطور امانت پیسے رکھوانا چاہتے تھے، وہ ان تمام پیسوں کو بطور امانت رکھنے سے انکار کر دیتے تھے، البتہ بطور قرض رکھنا منظور کر لیتے تھے، وہ اس رقم کو آگے تجارت میں لگا دیا کرتے تھے۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا پیسے رکھنے اور پھر اسے آگے تجارت میں لگانے کا انداز اور طریقہ موجودہ بینکوں کے کافی مشابہ ہے۔(سود پر تاریخی فیصلہ، مفتی محمد تقی عثمانی، صفحہ ٦٨)

کیا اسلامی بینک اسٹیٹ بینک سے سودی معاملات کرتا ہے؟

نہیں، اسٹیٹ بینک کی حیثیت بینکوں کے نگران ادارے کی ہے۔اسٹیٹ بینک کے اسلامی بینکوں سے دو طرح کے تعلق ہوتے ہیں۔ ایک نگران ادارے کی حیثیت سے اسٹیٹ بینک جو ہدایات دیتا ہے وہ عام طور پر انتظامی نوعیت کی ہوتی ہیں جیسے کسٹمر سروس کو معیاری بنانے کے لیے ہدایات وغیرہ۔ دوسری قسم کا تعلق کاروباری لین دین کا ہے تو وہ بھی اسلامی بینک شرعی اصولوں کے مطابق کرتے ہیں جن میں ان کے درمیان کوئی سودی معاملہ نہیں ہوتا۔

اسلامی بینکاری اور روایتی بینکاری بظاہر ایک جیسی لگتی ہیں۔ کیا یہ کان کو دوسری طرف سے پکڑنے والی بات نہیں ہے؟

نہیں بالکل نہیں، شریعت میں کسی بھی دو چیزوں کا نتیجہ ایک جیسا ہونے سے یہ ضروری نہیں بنتا کہ دونوں کا حکم بھی ایک ہو۔اس کی ہم روزمرہ کے معاملات سے مثالیں دیکھ سکتے ہیں جیسے ایک جانور اللہ کے نام کے ساتھ ذبح کیا جاتا ہے اور دوسرا جانور غیر اللہ کے نام کے ساتھ ذبح کیا جاتا ہے۔اب بظاہر دونوں میں کوئی فرق نہیں؛ کیونکہ دونوں ہی ذبح ہو گئے لیکن ایک حلال اور ایک حرام ہوگا؛ کیونکہ طریقہ کار الگ الگ ہے۔اسی طرح یہ کہنا صحیح نہیں ہے کہ جتنا نفع روایتی بینک کماتے ہیں اتنا ہی اسلامی بینک کماتے ہیں اسلئے دونوں میں کوئی فرق نہیں جیسے اگر ایک بندہ حلال مشروب بیچ رہا ہو اور دوسرا شراب بیچ رہا ہو اور دونوں کا نفع برابر ہو تو صرف نفع میں ایک جیسا ہونے کی وجہ سے ایک حلال کام کرنے والے کی آمدنی حرام قرار نہیں دی جا سکتی۔اسی طرح ایک آدمی بھوکا ہے اس کے سامنے دو راستے ہیں یا تو محنت مزدوری کر کے کمائے یا چوری کر کے مال حاصل کرے اور اپنی بھوک مٹا لے، آخری نتیجہ بھوک کا مٹ جانا ہے لیکن ایک کو جائز اور ایک کو ناجائز قرار دیا جائے گا۔ اسی طرح صرف نتائج دیکھ کر فیصلہ نہیں کیا جا سکتا بلکہ پورے معاملہ کی حقیقت اور اس کی شرائط و قیود کو سمجھنا ضروری ہے اور یہ دیکھنا ضروری ہے کہ نتائج کس طریقہ کار (process) سے حاصل کئے گئے؟ یہ وہ چیزیں ہیں جو کسی معاملہ کے حلال و حرام کا تعین کرتی ہیں۔

اسلامی بینک بھی وقت پر ادائیگی نہ کرنے کی صورت میں کسٹمر سے خیرات کی صورت میں زائد رقم لیتا ہے۔کیا یہ سود (Interest) نہیں ہے؟

روایتی بینک اپنے کسٹمر سے جو اضافی رقم لیتا ہے وہ اس کے نفع کا حصہ ہوتا ہے اور قرض میں اضافہ کی وجہ سے شرعاً سود (Interest) ہی ہے جبکہ اسلامی بینک جو رقم وصول کرتا ہے وہ کسٹمر کے ایک وعدے کی وجہ سے جس میں کسٹمر اس بات کا التزام کرتا ہے کہ اگر اس نے وقت پر ادائیگی نہیں کی تو اسلامی بینک کے طلب کرنے پر وہ اتنی مقدار کی رقم خیراتی مد میں دے گا اور یہ رقم بینک کی آمدنی کا حصہ نہیں بنتا بلکہ اسلامی بینک اسے خیراتی مقاصد کو سرانجام دینے کی مد میں وصول کرتا ہے۔یہ کسٹمر کو اپنے واجبات وقت پر ادائیگی کرنے پر پابند کرنے کا ایک ذریعہ ہے اور شرعاً درست ہے۔مزید اس کی تفصیلات کہ بینک نے کتنی خیرات جمع کی؟ کہاں کہاں لگائی؟ یہ بینک اپنے سالانہ حسابات میں شائع کرتا ہے۔

کیا اسلامی بینکوں کے لیے اپنی فائنانسنگ میں سودی بینچ مارک، کائبور (KIBOR) کا استعمال کرنا درست ہے؟

جیسا کہ سوال میں بھی کہا گیا ہے کہ یہ ایک بینچ مارک ہے۔بینچ مارک کا مطلب ہے مارکیٹ ریٹ جیسے صرافہ بازار میں سونے کے ایک ریٹ طے ہوتے ہیں جس پر پوری مارکیٹ سونا فروخت کرتی ہے۔اسی طرح فائننشل مارکیٹ کس ریٹ پر فائنانس کرے؟ کائبور درحقیقت اس کا مارکیٹ ریٹ ہے جس کا اعلان روزانہ اسٹیٹ بینک کرتا ہے۔یہ ریٹ خود سود نہیں ہے۔قرض کی بنیاد پر یہ ریٹ سود ہوگا، لیکن اگر سامان خریدا جائے اور اس پر نفع کے لئے کائبور کو بنیاد بنایا جائے تو یہ سود نہیں ہوگا۔کیونکہ یہ سامان کی قیمت وصول کی جارہی ہے۔اس بات کو ایک مثال سے سمجھتے ہیں۔ایک مارکیٹ میں اگر ایک حرام گوشت کی دکان ہے جس کا مالک دس فیصد نفع رکھ کر اپنا سودا بیچتا ہے تو چونکہ بیچی جانے والی چیز ہی حرام ہے لہذا آمدنی حرام ہوگی لیکن ایک حلال گوشت کی دکان ہو اور مارکیٹ کو دیکھتے ہوئے اس کا مالک بھی دس فیصد نفع رکھ کر اپنا سودا بیچے تو اس لیے اس کی آمدنی کو حرام نہیں کہا جاسکتا گا کہ وہ بھی دس فیصد نفع کمارہا ہے حالاں کہ اس کا سامان حلال ہے۔اسی طرح اسلامی بینک یا تو سامان بیچ رہے ہوتے ہیں یا اثاثے کو کرایے پر دے رہے ہوتے ہیں۔اس صورتحال میں قیمت کے طے کرنے میں کائبور کو مدنظر رکھنا یا کرایے کے طے کرتے وقت کائبور کو مدنظر رکھنے سے اس کا کرایہ یا قیمت حرام نہیں ہوگی۔

اسلامی بینک واقعتاً شرعی اصولوں کے مطابق چل رہے ہیں۔اس چیز کی یقین دہانی کیسے ہو؟

اس سوال کے جواب کے لیے اسلامی بینکوں کے شرعی نگرانی کے نظام کو سمجھنا ضروری ہے۔شرعی نگرانی کا نظام درج ذیل عناصر پر مشتمل ہے۔

1. **بینک کا شریعہ بورڈ:** ہر اسلامی بینک کے لیے مستند مفتیان کرام پر مشتمل شریعہ بورڈ بنانا لازم ہے۔شریعہ بورڈ کی ذمہ داری بینک کی سطح پر بینکنگ کی پروڈکٹس سے متعلقہ پالیسیز کی منظوری دینا ہے.
2. **شریعہ کمپلائنس ڈپارٹمنٹ:** شریعہ کمپلائنس ڈپارٹمنٹ بنانا بھی ہر اسلامی بینک کے لیے لازمی ہے جس کی حیثیت شریعہ بورڈ کے معاون کی ہے جس کے لیے یہ بینک کی تمام دستاویزات، اصول وضوابط اور بینک کے تمام معاملات کا جائزہ لیتا ہے۔شریعہ کمپلائنس ڈپارٹمنٹ، دیگر ڈپارٹمنٹس اور برانچز کے کاموں کا شرعی جائزہ لیتا ہے تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جاسکے کہ شریعہ بورڈ کی ہدایات مکمل طور پر نافذ ہو رہی ہیں۔
3. **انٹرنل شریعہ آڈٹ:** انٹرنل آڈٹ کے ساتھ ساتھ انٹرنل شریعہ آڈٹ بھی لازمی ہے۔انٹرنل شریعہ آڈٹ یونٹ شرعی حوالے سے بینک کے مختلف کاموں کا آڈٹ کرتا ہے۔
4. **ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ:** ہر اسلامی بینک کے لیے ایکسٹرنل شریعہ آڈٹ بھی لازمی ہے جس میں ملکی سطح کی آڈٹ فرم بینک کے کاموں کا شرعی حوالے سے آڈٹ کرتی ہے۔
5. **شریعہ ایڈوائزری کمیٹی، اسٹیٹ بینک آف پاکستان:** اسلامی بینکاری سے متعلق پالیسی سازی سے متعلق شرعی راہنمائی کے لیے یہ کمیٹی بنائی گئی ہے۔اسٹیٹ بینک کا اسلامی بینکنگ ڈپارٹمنٹ اس کمیٹی کی ہدایات کی روشنی میں اسلامی بینکاری کے لیے پالیسیز بناتا ہے۔
6. **اسلامک بینکنگ ڈپارٹمنٹ، اسٹیٹ بینک آف پاکستان:** اسلامی بینکوں کی نگرانی اور اسلامی بینکوں کے لیے پالیسی بنانے کے لیے اسٹیٹ بینک میں 2003 میں یہ ڈپارٹمنٹ بنایا گیا۔یہ ڈپارٹمنٹ اسلامی بینکاری کے لیے منصوبہ بندی، ہدایات کا اجراء، اسلامی بینکوں کے لیے مصنوعات کی منظوری اور اسلامی بینکاری کی انڈسٹری کی معلومات بھی جاری کرتا ہے۔

7. **انسپیکشن ٹیم، اسٹیٹ بینک آف پاکستان:** اسٹیٹ بینک کی جانب سے اسلامی بینکوں کا انسپیکشن ہوتا ہے جس میں یہ چیک کیا جاتا ہے کہ ایک اسلامی بینک، اسٹیٹ بینک کے اسلامی بینکنگ ڈپارٹمنٹ، بینک کے شریعہ بورڈ کی جانب سے جاری کردہ شرعی ہدایات کی پاسداری کر رہا ہے یا نہیں؟

یہ سات عناصر پر مشتمل مضبوط اور مربوط نظام اس وقت پاکستان کے تمام اسلامی بینکوں میں موجود ہے۔ الحمدللہ اس میں مسلسل بہتری آرہی ہے۔

نتیجہ بحث:

1۔ پس ثابت ہوا کہ اسلامی بینکاری اور مروجہ روایتی بینکاری میں واضح فرق ہے۔

2۔ بعض اعتراضات محض ناواقفیت کی بناء پر ہیں۔

3۔ نفع کے ساتھ رسک اور نقصان برداشت کرنا پڑتا ہے، سودی بینکای کی طرح صرف نفع ہی نفع اور سرمایہ داروں کا تحفظ مقصود نہیں۔

4۔ اسلامی بینکاری کا اجراء ضرورت اور سودی بینکاری سے نجات حاصل کرنے کی بنیاد پر ہے نہ کہ سرمائے اور نفع محض کے لئے۔

5۔ اسلامی بینکاری میں شرعی اصولوں کی پاسداری فقط ایک دعویٰ نہیں بلکہ ایک مربوط نگرانی کا نظام اس کی پشت پر کارفرما ہے۔

ہماری ذمہ داری:

آیئے بینک اسلامی کے ساتھ مل کر عزم کریں کہ:

BankIslami

میں انسانیت کو ربا سے بچا رہا ہوں

DEEN CONNECT

BankIslami بینک اسلامی

دین کنیکٹ، ایک آن لائن پروگرام ہے جو جید علمائے دین کی نگرانی میں اسلامی تعلیمات کی آگاہی فراہم کرنے کے لئے مفت پیش کیا جارہا ہے۔

پروگرام میں شامل ہیں:

- قرآنی عربی زبان کی کلاسز
- قرآنی سورتوں کی مختصر تفسیر، ترجمے اور تجوید کی کلاسز
- مختلف موضوعات پر ورکشاپس، کلاسز اور ویبینار

مزید تفصیلات اور رجسٹریشن کے لیے ہماری ویب سائٹ
http://www.bankislami.com.pk/deen-connect وزٹ کریں۔

deen.connect@bankislami.com.pk

021-35839906-7 Ext #: 2900 & 2906
0308-2990552

340 PLUS BRANCHES OVER 123 CITIES

24/7 Phone Banking
(021) 111-ISLAMI (111-475264)

BankIslami

BankIslami Pakistan Limited

Head Office:

11th Floor, Executive Tower, Dolmen City,
Marine Drive, Block-4, Clifton, Karachi-Pakistan.
Tel: (92-21) 111-(BIP) 247-111 Fax: 3537873
Phone Bank: (92-21) 111-475-264 (ISLAMI)
www.bankislami.com.pk